بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in　　محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

پیشگوئی مصلح موعودؓ کا مختصر ذکر، حضرت مصلح موعودؓ کے مقام اور مرتبہ کے بارے میں غیروں کے تاثرات نیز پاکستان اور یمن کے احمدیوں اور فلسطینیوں کیلئے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23؍ فروری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں پیشگوئی مصلح موعود کے بعض پہلوؤں کا ذکر کروں گا۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اور ہر سال اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر جلسے بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ 20 فروری 1886ء کی پیشگوئی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک مختلف صفات کے حامل بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی لیکن اس بارے میں بیان کرنے سے پہلے میں بچوں اور بعض نوجوانوں کو بھی اس سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ جب ہم سالگرہ نہیں مناتے تو حضرت مصلح موعودؓ کی سالگرہ کیوں منائی جاتی ہے۔ اس بارے میں واضح ہو جیسا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش کی سالگرہ نہیں منائی جاتی بلکہ پیشگوئی کے پورا ہونے پر جلسے کئے جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پیدائش تو 12 جنوری 1889ء کی ہے۔ والدین کو پڑھ کر بچوں کو بتانا بھی چاہئے سمجھانا بھی چاہئے کہ پیشگوئی مصلح موعود کیا ہے۔ یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو پہلے نوشتوں کے مطابق جن کی پہلے انبیاء نے بھی خبر دی اور پھر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشاد کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو یہ اعلان کرنے کا فرمایا تھا۔

یہ ایک لمبی پیشگوئی ہے۔ اس پیشگوئی میں اس لڑکے کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں جن میں سے ایک دو کا میں ذکر کر دیتا ہوں۔ فرمایا: وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ اَسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ یہ اس لمبی پیشگوئی کی چند باتیں ہیں۔ پھر ہم نے دیکھا کہ بیان کردہ مدّت کے اندر

وہ لڑکا پیدا ہوا اور پیشگوئی کے تمام پچاس یا باون حصوں کا مصداق بنا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے دورِ خلافت کا ہر دن اس پیش گوئی کے پورا ہونے کی شان کا اظہار کر رہا ہے اور جماعت احمدیہ کی ترقی کا ہر دن اس کی روشن دلیل ہے۔ اس پیشگوئی کے حوالہ سے مَیں انصاف پسند ایسے لوگوں کی گواہیاں پیش کرتا ہوں جن کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور برصغیر کی جانی پہچانی شخصیات ہیں۔

ایک محقق، مصنف، ادیب، صحافی اور مؤرخ، مولانا غلام رسول صاحب مہر نے شیخ عبد الماجد صاحب کو بتایا کہ آپ لوگوں کی کسی کتاب میں اس عظیم الشان انسان کے کارناموں کی مکمل آگاہی نہیں ملتی۔ ہم نے انہیں قریب سے دیکھا ہے، کئی ملاقاتیں کی ہیں، مسلم قوم کے لیے ان کا وجود سراپا قربانی تھا۔ فرقہ بازی کا تعصب میں نے اس وجود میں نام کا نہیں دیکھا، وہ بلا کے ذہین تھے۔ افسوس مسلمانوں نے مرزا صاحبؓ کی قدر نہیں کی۔ سخت مخالفت کی آندھیوں کے باوجود میں نے مرزا صاحبؓ کو کبھی افسردہ اور سرد مہر نہیں دیکھا۔

لالہ بھیم سین کے فرزند جناب لالہ کنور سین صاحب سابق چیف جج کشمیر نے حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر عربی زبان کا مقام السنہ عالم میں کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ جو لیکچر دیا گیا وہ نہایت ہی عالمانہ اور فلسفیانہ شان اپنے اندر رکھتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس لیکچر کا اثر مدتوں میرے دل پر قائم رہے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ تو دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے پرائمری پاس بھی نہیں تھے اس علم سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پُر کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا اور غیر بھی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے خلیفہ ہونے کے چند دن بعد ایک امریکی پادری قادیان آیا اور چند اہم مذہبی سوالات پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج تک مجھے مسلمانوں کا بڑے سے بڑا عالم اور فاضل ان سوالوں کا تسلی بخش جواب نہیں دے سکا۔ میں اِن سوالوں کو آپ کے خلیفہ صاحبؓ کے سامنے پیش کرنے کے لیے خاص طور پر آیا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نہایت سکون کے ساتھ ان سب سوالوں کو سُنا اور ایسے تسلی بخش جوابات دیے کہ پادری کہنے لگا میں نے آج تک ایسی معقول گفتگو اور ایسی مدلل تقریر کسی مسلمان کے منہ سے نہیں سنی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خلیفہ بہت بڑا اسکالر ہے اور مذاہبِ عالم پر اس کی نظر بڑی گہری ہے۔ یہ کہہ کر اُس نے بڑے ادب سے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور واپس چلا گیا۔

اخبار سیاست نے لکھا کہ مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو جناب بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے میدان تصنیف و تالیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت اور افادہ ہر تعریف کا مستحق ہے۔

مولانا محمد علی جوہر صاحب گول میز کانفرنس لندن کے حوالہ سے اپنے اخبار ہمدرد میں لکھتے ہیں کہ ناشکر گزاری ہو گی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم تبلیغ و تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں۔ وہ وقت دور نہیں جبکہ اس منظم فرقے کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص (جو بڑے بڑے منبروں میں بیٹھ کے لیڈر بن کے بڑے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں، لیکن اندرونی طور پر یہ صرف ان کے بڑے گھٹیا قسم کے دعوے ہیں) ان کے لئے یہ مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے حوالے سے یہ باتیں بھی ریکارڈ میں موجود ہیں کہ ۲۴/مارچ ۱۹۲۷ء کو لاہور میں جلسہ ہوا جس کی صدارت علامہ اقبال نے کی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے وہاں تقریر فرمائی جس کے بعد علامہ صاحب نے کہا کہ ایسی تقریر بہت عرصے کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے۔ خاص کر جو قرآن شریف کی آیات سے مرزا صاحبؓ نے استنباط کیا ہے وہ تو نہایت ہی عمدہ ہے۔ میں اپنی تقریر کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا تا مجھے اس تقریر سے جو لذت حاصل ہو رہی ہے وہ زائل نہ ہو جائے۔

حضرت مصلح موعود نے 1919ء میں لاہور میں 'اسلام میں اختلافات کا آغاز' پہ ایک معرکۃ الآراء لیکچر دیا تھا سید عبد القادر صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے اپنے صدارتی خطاب میں بیان کیا کہ یہ تقریر نہایت عالمانہ ہے مجھے بھی اسلامی تاریخ سے کوئی شدھ بدھ ہے اور میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان بہت تھوڑے مؤرخ ہیں جو حضرت عثمان کے عہد کے اختلافات کی تہہ تک پہنچ سکے اور اس مہلک اور پہلی خانہ جنگی کے فتنہ کے اسباب سمجھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو نہ صرف خانہ جنگی کے فتنہ کے اسباب سمجھنے میں کامیابی ہوئی ہے بلکہ انہوں نے نہایت واضح اور مسلسل پیرائے میں ان واقعات کو بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے ایوان خلافت مدت تک تزلزل میں رہا۔ میرا خیال ہے ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے نہیں گزرا ہو گا۔

اخبار العمران دمشق 10 اگست 1924ء میں بعنوان "مہدی دمشق میں" لکھتا ہے کہ آپ کو نہایت عمیق ریسرچ رکھنے والا عالم اور سب مذاہب اور اس کی تاریخ و فلسفہ کا گہرا مطالعہ رکھنے والا اور شریعت الٰہیہ کے حکمت و فلسفہ کی واقفیت رکھنے والی شخصیت پایا۔

مشہور صحافی اور سیاست دان میاں محمد شفیع نے حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پر لکھا کہ مرزا محمود احمدؓ نے خلافت کی گدی پر متمکن ہونے کے بعد جس طرح اپنی جماعت کی تنظیم کی اور جس طرح صدر انجمن احمدیہ کو ایک فعال اور جاندار ادارہ بنایا اس سے ان کی بے پناہ تنظیمی قوت کا پتا چلتا ہے اگرچہ ان کے پاس کسی یونیورسٹی کی ڈگری نہیں تھی لیکن انہوں نے پرائیویٹ طور پر مطالعہ کر کے اپنے آپ کو واقعی علامہ کہلانے کا مستحق بنالیا تھا۔ مرزا صاحب ایک نہایت سلجھے ہوئے مقرر اور منجھے ہوئے نثر نگار تھے اور ہر ایک موقع کو بلا دریغ استعمال کرتے تھے جس سے جماعت کی ترقی کی راہیں کھلتی ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مختلف موضوعات پر جماعت کو، عمومی طور پر مسلمانوں کو راہنمائی فرمائی۔ کتابیں کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں۔ خطبات ہیں۔ پرانے ریکارڈ میں سے غیر مطبوعہ نوٹس یا خطبات اور تقریروں میں سے قرآن کریم کی تفسیریں مل رہی ہیں ان کی بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اشاعت ہو جائے گی۔ بہت سی کتب کی اشاعت انگریزی زبان میں بھی ہو چکی ہے جن کو اردو نہیں آتی انہیں اس علمی خزانے سے استفادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس علمی خزانے سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل پاکستان میں جماعت کے خلاف مخالفت کی ایک دوبارہ لہر شروع ہوئی ہوئی ہے۔ سیاستدان اور مولوی جو انتخابات میں ہارے ہیں یا اپنی مرضی کے نتائج انہیں حاصل نہیں ہو سکے ان کی ایک بڑی تعداد فساد پھیلانے کے لئے پھر احمدیوں پر حملے کر رہی ہے۔ اس لئے احمدیوں کو جہاں ہوشیار ہونا چاہئے وہاں دعاؤں اور صدقات پہ بھی بہت زیادہ زور دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو محفوظ رکھے۔

یمن کے احمدیوں کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔ ان کے بہت سارے اسیری میں زندگی گزار رہے ہیں ان کو جلد اسیری سے رہائی فرمائے۔ فلسطینیوں کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم فرمائے اور بڑی طاقتوں کے ظلموں سے ان کو نجات دلائے۔

آخر پر حضور انور نے گھانا میں جماعت کے قیام پر سو سال مکمل ہونے پر منعقد کیے جانے والے صد سالہ جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ کل ان شاء اللہ یہاں سے جلسے میں میری لائیو تقریر بھی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔